اظہار تشکر

''الہامات'' کا پہلا ایڈیشن صوفی محمد اسلم صاحب سروری قادری' سنگھ پورہ' باغبان پورہ' لاہور کی مالی معاونت سے اور دوسرا نیا ایڈیشن ماسٹر عبدالغفور صاحب' ساکن سوہال ضلع گجرات کی مالی معاونت سے طبع ہوا۔ اور اب تیسرا ایڈیشن خلیفہ ملک محمد امجد اعوان سروری قادری محلہ امر پورہ ڈیوروڈ۔ راولپنڈی کی مالی معاونت سے طبع ہوا۔ جس کے لیے میں ان تینوں حضرات کا شکر گزار ہوں اور ان کے حق میں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو دین اور دنیا دونوں میں کامیابی بخشے۔

دعا گو

فقیر عبدالحمید سروری قادری

اکتوبر ۲۰۰۴ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نقش جمیل

نسب نامہ میرا شجرہ نسب بارہویں پشت میں مشہور عالم بزرگ حضرت میر سید محمد گیسو دراز رحمتہ اللہ علیہ سے ملتا ہے۔ حضرت گیسو دراز کی صحیح صلبی اولاد پٹھان بھی کہلاتی ہے اور سید بھی۔ پٹھان اس لئے کہ یہ پٹھانوں میں پھولی پھلی' پروان چڑھی اور اس نے پٹھانوں کی زبان' روایات اور تہذیب و تمدن کو اپنایا۔ سید اس لئے کہ یہ حضرت میر سید محمد گیسو دراز کی صحیح صلبی اولاد ہے۔ لہٰذا میں ایک رشتے اور نسبت سے سید ہوں۔ اور دوسرے رشتے اور نسبت سے پٹھان۔ بحمد اللہ مجھے ان دونوں رشتوں اور نسبتوں پر یکساں فخر و ناز ہے۔ میں پٹھانوں کے گنڈاپور قبیلے کا ایک فرد ہوں' جو کلاچی اور اس کے مضافات میں آباد ہے۔

ولادت میں نے 1920ء کے اوائل میں برصغیر کے شہرۂ آفاق بزرگ اور عظیم روحانی شخصیت سلطان الفقراء حضرت فقیر نور محمد سروری قادری رحمتہ اللہ علیہ کے گھر آنکھ کھولی۔ میری ولادت سے تھوڑا عرصہ قبل والدہ ماجدہ نے خواب میں دیکھا کہ ان کی گود میں ایک طلائی قرآن شریف پڑا ہوا ہے اور آپ اسے چوم رہی ہیں۔ صبح انہوں نے اپنا خواب حضرت قبلہؒ کے سامنے بیان کیا تو حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ تمہارے ہاں فرزند تولد ہوگا جو مقدس روحانی امانتوں اور باطنی ورثوں کا مالک ہوگا۔

یہ راز کسی کو نہیں معلوم کہ مومن
قاری نظر آتا ہے حقیقت میں ہے قرآں

والدہ محترمہ کا انتقال میں ابھی ایک سال کا بھی نہیں ہوا تھا کہ میرے سر سے والدہ محترمہ کا سایہ اٹھ گیا۔ والدہ محترمہ کا وصال ربیع الاول 1342 ہجری میں دربار حضرت سلطان

باہوؒ پر سور اور آپ کی ابدی آرام گاہ بھی دربار کے عقبی قبرستان میں ہے۔ والدہ کی وفات کے وقت اگرچہ میں صرف ایک سال کا تھا اور مجھے ان کی شکل و شباہت بھی یاد نہیں' لیکن "امی" کا دلنواز لفظ مجھے ابھی تک اپنے حافظے' تحت الشعور اور دل و دماغ میں گونجتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ جس کے ذریعے میں انہیں پکارا اور بلایا کرتا تھا۔ مجھے یوں لگتا ہے' جیسے دنیا بھر کی لغات کا یہ سب سے شیریں اور پیارا لفظ صرف انہی کے لئے مخصوص تھا۔ اور صرف ان کی ذات کے لئے ہی وضع کیا گیا تھا۔ اس لفظ کی روحانی چاشنی اور لذت میں ابھی تک اپنے کام و دہن میں محسوس کرتا ہوں۔

والدہ کی وفات کے بعد میری نگہداشت کے فرائض میری بڑی ہمشیرہ آمنہ کو تفویض ہوئے۔ لیکن جب حضرت قبلہؒ نے دوسرا عقد کرلیا اور ہمشیرہ کی شادی ہوگئی تو حضرت قبلہؒ نے مجھے میری دادی فاطمہؒ کے سپرد کردیا۔

ملکوتی صفت خاتون اس پاک طینت اور ملکوتی صفت خاتون نے میری پرورش اور تربیت بڑی محنت اور جانفشانی سے کی۔ میرا رواں رواں قیامت تک ان کا ممنون رہے گا۔ اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت فرمائے۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ اس پیکر صبر و رضا اور سراپا رحمت و شفقت خاتون کو کھانے پینے کی جو بھی عمدہ اشیاء میسر آتیں وہ میرے لئے ذخیرہ کرلیتیں اور پھر دنوں تھوڑا تھوڑا کرکے مجھے دیتی رہتیں۔ انہوں نے مجھے کلام پاک پڑھایا۔ اور مقدس کہانیاں سنا سنا کر میرا ذہن پاکیزگیوں سے بھر دیا۔ میں ابھی دوسری جماعت میں پڑھتا تھا کہ اس فرشتہ سیرت خاتون کا بھی انتقال ہوگیا اور میں ان کی شفقت' مہربانیوں اور سایہ عاطفت سے محروم ہوگیا۔

فقیری کا نشان بچپن میں میرے سر کے پچھلے حصے کے بالوں میں سفید بالوں کا ایک پھول سا بنا ہوا تھا' جسے دیکھ کر بڑی عمر کی خواتین کہا کرتی تھیں کہ یہ فقیری کا نشان ہے۔ اور اکثر لوگ بھی یہی کہا کرتے تھے۔ یہ سن سن کر مجھے ایک گونہ تسلی اور اطمینان سا ہوجاتا تھا کہ یہ لوگ سچ ہی کہتے ہوں گے۔

زبان خلق کو نقارۂ خدا سمجھو

مجھے کچھ یقین ہونے لگا تھا کہ اللہ تعالیٰ مجھے فقر کی دولت عظمیٰ سے ضرور نوازے گا۔

حدیث پڑھ کر اس پر عمل نہیں کرتے اور جلب منفعت ان کا مطمع نظر ہوتا ہے یا اپنی اغراض و مقاصد کے مطابق تاویلات کر کے فرقہ بندی اور فتنہ و فساد کو فروغ دیتے ہیں' قرآن حکیم ان پر لعنت کرتا ہے۔ وہ قرآن پڑھتے ہیں۔ لیکن قرآن ان کے گلے سے نیچے نہیں اترتا۔ **یقرون القران ولایجاوز حناجرھم** (حدیث) لہٰذا عمل اور یقین سے عاری علماء اور مستشرقین یہود و نصاریٰ میں کوئی خاص فرق نہیں۔ قرآن و حدیث پڑھے ہوئے ایک یہودی و عیسائی اور مسلمان عالم میں ایمان' تقویٰ اور عمل کا فرق ہے یقین و اعتقاد اور الہام و القاء کا تفاوت ہے اور سب سے بڑا امتیاز روحانیت مطہرہ کا ہے۔ صرف علم کا فرق نہیں۔ علم تو دونوں کو حاصل ہے لیکن جو چیز حد فاصل کی حیثیت رکھتی ہے وہ عمل اور یقین ہے اور یہ چیز بے عمل مسلمان علماء اور قرآن و حدیث پڑھے ہوئے مغربی مستشرقین کو حاصل نہیں۔ میری رائے میں ایسے مسلمان علماء اسلام کو مغربی مستشرقین سے بھی بڑھ کر نقصان پہنچا رہے ہیں۔

علماء فساد علماء فساد نے اسلام کو جس قدر نقصان اور ضرر پہنچایا ہے' اس قدر غیر مسلموں نے نہیں پہنچایا۔ جب کوئی کافر اور غیر مسلم اسلام کے کسی نظام پر حملہ کرتا ہے تو ہر مسلمان اس کا مقابلہ کرنا اپنا فرض سمجھتا ہے' لیکن جب کوئی بد عقیدہ مسلم نما' کلمہ گو کافر ایسا کوئی حملہ کرتا ہے تو سادہ لوح عوام اس کی شکل و شباہت سے دھوکہ کھا کر گمراہ ہو جاتے ہیں اور وہ یہی سمجھتے ہیں کہ یہ مولوی اور پھر مسلمان مولوی ہے' اس لئے اس کی بات میں کچھ نہ کچھ صداقت ضرور ہوگی' مولوی جب ممبر و محراب اور مصلے پر کھڑا ہو کر لوگوں کو گمراہ کرتا ہے اور کافر بناتا ہے تو وہ ایک کافر' اور غیر مسلم دشمن اسلام سے زیادہ نقصان دہ اور ضرر رساں ہوتا ہے۔ علماء سو نے مختلف انداز سے حملے کر کے اسلام کو مجروح اور مسخ کردیا ہے' کسی نے اسلام کے فقہی نظام کا شیرازہ بکھیرا' آئمہ فقہ پر اعتراضات اور نکتہ چینی کر کے ان کی وقعت' اہمیت اور قدر و منزلت کو ختم کیا اور ان کی بیش قیمت دینی خدمات پر پانی پھیر دیا۔ تقلید سے انکار کر کے خود فقہاء کی مسند پر بیٹھ گئے اور عامتہ المسلمین کو اپنی تقلید اور پیروی پر آمادہ کرنے کی ناپاک جسارت کی۔ کسی نے نظام سنت کو مجروح کیا۔ احادیث اور سنت کا انکار کر کے اسے دائرہ تقلید سے خارج کردیا۔ اس طرح نبوت اور رسالت کے منصب جلیلہ کو کمزور اور غیر ضروری بنا دیا اور قرآن تک محدود ہو کر رہ گئے۔ حالانکہ خود قرآن صرف قول

رسول' یعنی حدیث و سنت کی رو سے قرآن اور اللہ کا کلام ہے۔ اگر احادیث کا انکار کردیا جائے تو قرآن کا وجود بھی مشکوک ہو کر رہ جاتا ہے۔ بعض علماء نے ختم نبوت' کے بنیادی عقیدے اور مسئلے کی دھجیاں اڑا دیں' نبوت کا دروازہ کھول کر ختم نبوت کے اساسی عقیدے پر کاری ضرب لگائی اور اس میں صرف قادیانیوں ہی کا نام نہیں آتا' بلکہ اس میں بانیان دیو بند بھی شامل نظر آتے ہیں' جن کی تحریری شہادتوں سے یہ ثبوت ملتا ہے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ:

"اس شہنشاہ کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن میں ایک حکم کن سے چاہے تو کروڑوں نبی اور ولی' جن و فرشتہ' جبرئیل اور محمدؐ کے مثل پیدا کرڈالے۔" (تقویت الایمان صفحہ 31)

"بلکہ اگر بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے۔" (تحذیر الناس صفحہ 18)

"بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔" (تحذیر الناس صفحہ 34)

ان کے نظریئے کے مطابق محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک نہیں ہزاروں نبی پیدا ہو سکتے ہیں۔ اس نظریئے کے حاملین قادیانیوں سے بھی ہزار قدم آگے ہیں۔ ظاہری علم' ریاکارانہ عمل اور دکھاوے کی عبادت پر گھمنڈ اور تکبر کرنے والے علماء سے وہ عام گناہ گار مسلمان لاکھ درجہ بہتر اور افضل ہیں' جنہیں اپنے گناہوں کا اعتراف ہے جو ان پر نادم ہیں' ایسے مغرور اور متکبر علماء ابلیس کے پیروکار ہیں۔ جسے اپنے علم اور عبادت پر گھمنڈ اور غرور تھا اور اپنے آپ کو حضرت آدم سے افضل اور بہتر تصور کرتا تھا۔ اسی وجہ سے وہ مردود اور ملعون ہوا۔ اس کے برعکس اپنے گناہوں اور لغزشوں کا اعتراف کرنے والے اس آدم کے پیروکار ہیں' جس نے اپنی غلطی کا اعتراف کیا۔ معافی مانگی اور اللہ تعالیٰ نے اسے معاف کرنے کے بعد ہزارہا انعام و اکرام سے نوازا۔

قابل نفرین ایک عالم' مفتی اور فقیہ اگر کوئی غلط فتویٰ دیتا ہے۔ کسی پر کفر کا غلط حکم لگاتا ہے' سیاسی جھوٹ بولتا ہے اور اپنی سیاسی ذاتی اور ذاتی مصلحتوں اور مفادات کو مذہب کا رنگ دے کر اور عوام کو غلط راہ پر لگا کر گمراہ کرتا ہے' تو وہ ایک شرابی' زانی اور عادی چور

مسلمان سے زیادہ گنہگار اور زیادہ سزا کا مستحق ہے' ایک عالم کا خفیہ گناہ۔

ایک عامی کے ظاہر گناہ سے زیادہ سنگین اور زیادہ قابل نفرین ہے' کیونکہ خفیہ گناہ مخلوق کے ڈر سے کیا جاتا ہے۔ خدا کے ڈر سے نہیں اور جو مخلوق سے ڈرتا ہے' اور خدا سے نہیں ڈرتا' دراصل بڑا مجرم اور بڑا گناہ گار وہی ہوتا ہے اور جو شخص ظاہر گناہ کرتا ہے اس کا عندیہ یہ ہوتا ہے کہ جب خدا کا لحاظ اور خوف نہیں تو بندوں سے کیا ڈرنا اور یہ عندیہ اس عندیئے سے نسبتاً کم سنگین ہے جو عالم ہونے کے باوجود یہ تاثر دیتا ہے کہ خدا سے کیا ڈرنا۔ بندوں سے ڈرنا چاہئے' کیونکہ بندے جلدی پکڑ لیتے ہیں اور خدا نہیں پکڑتا۔ اور جو بندوں سے ڈرتا ہے اور خدا سے نہیں ڈرتا' وہ انتہائی رزیل اور بزدل ہوتا ہے' ایک گناہ گار اور ناخواندہ مسلمان کے ہاتھوں اگر ملک وملت اور اسلام کو فائدہ اور تقویت پہنچے تو وہ اس عالم اور فقیہ سے لاکھوں گنا بہتر اور افضل ہے' جس کے ہاتھوں اسلام اور ملک وملت کو نقصان پہنچے۔

غازی علم دین شہید صرف ایک غازی علم دین شہید جس نے عشق رسولؐ سے سرشار ہو کر رسول کریمؐ کی شان میں گستاخی کرنے والے ہندو راج پال کو قتل کر دیا تھا' ان ہزاروں علماء سے لاکھ درجہ بہتر اور افضل ہے' جنہوں نے ہندوؤں کو اپنا بھائی کہہ کر ان کی اسلام دشمن سیاست کی حمایت اور تائید کی ہر ہندو راج پال ہے اور راج پالوں کو بھائی کہنے والے راج پالوں کے بھائی تو ہو سکتے ہیں' مگر مسلمانوں کے نہیں۔

محمد علی جناح ایک محمد علی جناحؒ دیوبندیوں کی پوری صد سالہ ملایانہ اور نام نہاد زاہدانہ تاریخ سے زیادہ قابل احترام اور قابل تعظیم ہیں' جنہوں نے کافروں اور مسلمانوں میں صحیح اسلامی تعلیمات کے مطابق فرق اور امتیاز کر کے مسلمانوں کو اپنا علیحدہ وطن دلوایا' مگر دیوبند کے دیوتاؤں نے ہندوؤں اور مسلمانوں کو ایک قوم ثابت کرنے اور ایک قوم میں ضم کرنے میں ایڑی چوٹی کا زور اور شور صرف کر دیا۔ اور اس بات کا فتویٰ دے دیا یہ غلط غیر اسلامی اور کافرانہ فتویٰ صرف پاکستان کی مخالفت' ہندو آقاؤں کو خوش کرنے اور تحریک پاکستان کو ناکام بنانے کے لئے گھڑا گیا تھا۔

علامہ اقبالؒ یہاں تک کہ علامہ اقبالؒ مرحوم کو عالمی سطح پر صاف صاف اعلان کرنا اور

بتانا پڑا کہ دیوبند کے عجمی اور ہندووانہ ذہنیت رکھنے والے علماء ابھی تک رموز دین سے بے خبر اور ناواقف ہیں اور محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام سے نابلد اور ناآشنا ہیں۔

عجم ہنوز نہ داند رموز دیں ورنہ!
ز دیو بند حسین احمد ایں چہ بوالعجبی است

سرود بر سر ممبر کہ ملت از وطن است
چہ بے خبر ز مقام محمدؐ عربی است

علامہ اقبالؒ کا تصور پاکستان پورے برصغیر کے ان مولویوں کی صدیوں کی ریاکارانہ عبادات اور نام نہاد دینی خدمات سے لاکھ گنا بڑی عبادت اور دینی خدمت ہے' جنہوں نے تصور پاکستان' نظریہ پاکستان' تحریک پاکستان اور قیام پاکستان کی مخالفت کی۔ ان ملاؤں کی شخصیت کو پھونکیں مار مار کر کتنا ہی قد آور اور بڑا ثابت کرنے کی کوشش کی جائے' علامہ اقبالؒ کی بلند شخصیت کے مقابلے میں یہ بونے ہی دکھائی دیں گے اور علامہ اقبالؒ کی عظمت اپنی جگہ مسلم رہے گی۔

یہودی علماء سے مماثلت ملاؤں کے پاس اسلام کا آفاقی تصور اور کائناتی نظریہ قطعاً موجود نہیں۔ یہ لوگ اسلام کے آفاقی اور عالمگیر اصولوں کو تنگ کر کے کوزوں اور محدود پیمانوں میں بند کرنے کے درپے ہیں۔ قرآن حکیم میں اگرچہ یہودی علماء سے یہ کہا گیا تھا کہ:۔

ولا تشتروا بایتی ثمنا قلیلا و ایای فاتقون ولا تلبسوا الحق بالباطل و تکتموا الحق و انتم تعلمون (البقرہ) (تھوڑی اور قلیل قیمت پر میری آیات کو نہ بیچو۔ اور مجھ سے ڈرتے رہو۔ باطل کا رنگ چڑھا کر حق کو مشتبہ نہ بناؤ اور جانتے بوجھتے ہوئے حق کو چھپانے کی کوشش نہ کرو)

مگر اب اللہ کا یہ خطاب اور عتاب موجودہ دور کے علماء سو کے حق میں بھی صحیح اور درست بیٹھتا ہے۔ آج کل ان علماء سو نے اس زمانے کے یہودی علماء کا کردار اختیار کر لیا ہے' یہ علماء اللہ کی آیات' اللہ کے قرآن' اپنے دین وایمان اور ضمیر کو تھوڑی قیمتوں پر بیچتے پھرتے ہیں' اور حق پر باطل کا رنگ چڑھا کر اسے مشتبہ بناتے پھرتے ہیں یہ لوگ جان بوجھ کر اور دیدہ ودانستہ حق وصداقت کو چھپانے کی کوشش کر رہے ہیں۔